واعظ الجمعہ

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

أهل السنة

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرزاق ہنگورو، مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۱۸

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612

www.facebook.com
/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۳ھ/۲۰۲۲ء

سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! حضرتِ سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام، عرب وعجم میں کسی تعارُف کا محتاج نہیں، مسلمانانِ عالَم کم وبیش ساڑھے تیرہ سو سال سے، سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اجتہاد واستنباط سے، اَخذ کردہ اُصول وضَوابط، اور مسائلِ شرعیّہ سے استفادہ کر رہے ہیں، دنیا کے کونے کونے میں موجود کروڑہا کروڑ مسلمان، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے منسوب فقہِ حنفی سے تعلّق رکھتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شانِ اجتہاد، پیچیدہ ودقیق فقہی نِکات سے آگاہی، وُسعتِ علم، اور تفقُّہ فی الدِین کا شُعور اپنی مثال آپ ہے!۔

ولادت واسمِ گرامی

عزیزانِ محترم! امام الائمہ، سِراج الاُمّہ، رئیس الفقہاء والمجتہدین، سیّد الاَولیاء والمحدِّثین، حضور سیّدنا امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا پورا اسمِ گرامی: نعمان بن ثابت بن

نعمان بن مَرزُبان ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ۸۰ ہجری میں ہوئی، آپ کے آباء واَجداد کا تعلّق کابُل (افغانستان) کے ایک مشہور اور معزّز خاندان سے تھا(۱)۔

برکت کی دعا

کتبِ تاریخ میں مذکور ہے، کہ امامِ اَعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا جان نعمان بن مَرزُبان، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد حضرتِ ثابت بن نعمان رحمۃ اللہ علیہما کو لے کر، حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تو حضرت نے ان کے اور ان کی آنے والی نسل کے حق میں برکت کی دعا فرمائی(۲)۔

کنیت "ابو حنیفہ" کی چند توجیہات

حضراتِ گرامی قدر! سیّدنا امامِ اَعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اسمِ گرامی کی بہ نسبت، اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ومعروف ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کُنیت "ابو حنیفہ" ہے، آپ کو ابو حنیفہ کیوں کہا جاتا ہے؟ اس سلسلے میں مختلف وُجوہ بیان کی جاتی ہیں:

ایک وجہ یہ ہے کہ "اہلِ عرب دَوات کو حنیفہ کہتے ہیں، چونکہ کُوفہ کی جامع مسجد میں وقف کی چار سو دواتیں، طلبہ کے لیے ہمیشہ وقف رہتی تھیں، سیّدنا امامِ اَعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حلقۂ درس وسیع ہونے کے سبب، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہر شاگرد کے پاس علیحدہ علیحدہ دَوات رہتی، لہٰذا آپ کو ابو حنیفہ کہا گیا۔

---

(۱) انظر: "تاريخ بغداد" باب النون، ٧٢٤٩- النعمان بن ...إلخ، ١٥/ ٤٤٤.
و"مَغاني الأخيار في شرح أَسامي رجال مَعاني الآثار" للعَيني، باب النون بعدها العين، ٢٤٧١- النعمان بن ثابت، ٣/ ١٢١.

(۲) تاريخ بغداد" باب النون، ٧٢٤٩- النعمان بن ...إلخ، ١٥/ ٤٤٤.

دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اَدیانِ باطلہ سے اِعراض کر کے، پوری شدّت سے دِین ملّتِ حنیف کی طرف مائل و قائم رہے، اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے، لہذا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ابو حنیفہ کہا گیا[1]۔

سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شان وعظمت

عزیزانِ محترم! حضور سراج الاُمّہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اللہ رب العالمین نے، بہت بلند شان وعظمت سے نوازا، سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ» یا فرمایا: «مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ»[2] "اگر دِین ثُریّا ستارہ پر بھی ہوا، تو فارس سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اس کو ضرور پالے گا!"۔

مُفسّرِ قرآن علّامہ جلال الدِین سُیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اسی مضمون کی متعدّد احادیثِ مبارکہ نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ "سرورِ کونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان روایات میں امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بارے میں بِشارت دی ہے، ...اور یہ احادیث بِشارت وفضیلت کے باب میں ایسی واضح ہیں، کہ ان پر مکمل اعتماد کیا جاسکتا ہے"[3]۔

حِلم، بُردباری اور عفوودرگزر

سیّدنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حِلم، بُرد باری اور عفوودرگزر کے پیکر تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کبھی کسی کے بُرے برتاؤ پر بدلہ نہیں لیا، نہ کسی کو گالی دی، نہ کبھی کسی پر ظلم کیا،

---

(۱) "سوانحِ امامِ اعظم ابو حنیفہ" از زید فاروقی، حضرت امام کی کُنیت، صـ۶۰۔

(٢) "صحيح مسلم" باب فضل فارس، ر: ٦٤٩٧، صـ١١١٦.

(٣) "تبييض الصحيفة" ذكر تبشير النبي صلى الله تعالى عليه وسلم به، صـ٣٣، ملتقطاً.

لوگوں سے گفتگو کم کرتے، اور لڑائی جھگڑے سے ہمیشہ دُور رہا کرتے[1]۔

اہلِ علم کی کفالت اور ضرور تمندوں کی حاجت روائی

میرے محترم بھائیو! سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نہایت سخی طبیعت کے مالک تھے، اہلِ علم کی کفالت، اور ضرور تمندوں کی حاجت روائی، آپ کے معمولات کا حصہ تھا، آپ کے جلیل القدر شاگرد امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "سیّدنا امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ۱۰ سال تک میری اور میرے اہل وعِیال کی کفالت فرمائی"[2]۔ "آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب کسی کو کچھ عطا فرماتے اور جواباً وہ اس پر آپ کا شکریہ ادا کرتا، تو اس سے فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو؛ کیونکہ یہ رزق اللہ تعالیٰ نے ہی تمہارے لیے بھیجا ہے"[3]۔

زُہد وتقوی کا عالَم

حضراتِ گرامی قدر! حضرت امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بڑے متقی وپرہیز گار تھے، آپ کا زُہد وتقوی مثالی تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے ہر قول وعمل میں اس اَمر کو ملحوظِ خاطر رکھا کرتے۔ حضرت سیّدنا شقیق بلخی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ساتھ کہیں جارہا تھا، کہ ایک شخص آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو دیکھ کر چُھپ گیا اور دوسرا راستہ اختیار کرلیا، جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے اسے پُکارا، اس کے آنے پر اس سے راستہ بدلنے اور چھپنے کی وجہ پوچھی، اس نے عرض کی کہ میں آپ کا دس

---

(١) "الخيرات الحِسان" لابن حجر المكّي، الفصل ٢٤ في حلمه ونحوه، صـ١٩٩، ملخّصاً.

(٢) "عقود الجمان في مناقب الإمام الأعظم رحمه الله تعالى" لمحمد بن يوسف الصالحي، الباب ١٣ في ...إلخ، صـ٢٣٣.

(٣) "عقود الجمان" الباب ١٣ في ...إلخ، صـ ٢٣٣. و"الخيرات الحِسان" الفصل ١٧، صـ١٣٥، ملخّصاً.

ہزار درہم کا مقروض ہوں، قرض لیے ہوئے کافی عرصہ گزر چکا، اب میں تنگدست ہوں، اور ادائیگی نہ کرنے کے باعث آپ کا سامنا کرنے سے شرماتا ہوں، سیّدنا امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "چونکہ میری وجہ سے تمہاری یہ حالت ہے، لہذا جاؤ میں نے سارا قرض تمہیں مُعاف کیا!" سیّدنا شقیق بَلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ (اس واقعہ سے) میں نے جان لیا کہ یہ فی الحقیقت زاہد ومتقی ہیں"[1]۔

سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کاروباری شراکت دار، سیّدنا حفص بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "ایک بار میں نے مالِ تجارت فروخت کیا، اور بیچتے وقت اس مال کا عیب بتانا بھول گیا، جب امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس بات کا علم ہوا، تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (وَرع وتقوی کے باعث) ان کپڑوں کی تمام قیمت صدقہ کردی"[2]۔

عبادت ورِیاضت کی کثرت

عزیزانِ محترم! امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کثرت سے عبادت کیا کرتے، کلامُ اللہ شریف کی تلاوت اور ذِکر ودُرود کے بغیر، آپ کے شب وروز اُدھورے تھے۔ سیّدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دن بھر خدمتِ دین میں مصروف رہتے، اور رات بھر عبادت ورِیاضت میں رہتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبادت ورِیاضت کا یہ عالَم تھا، کہ آپ نے مسلسل تیس سال تک رات بھر عبادت کی، اور ایک ایک رکعت میں ایک ختمِ قرآن فرمایا۔ بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے، کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز ادا کی[3]۔ سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کو خوفِ

---

(١) "الخیرات الحِسان" الفصل ١٧، صـ١٣٦. و"سوانحِ امامِ اعظم ابوحنیفہ" صـ٧٢۔
(٢) انظر: "تاريخ بغداد" ر: ٧٢٤٩- النعمان بن ثابت أبو حنيفة، ١٥/ ٤٨٧.
(٣) "عقود الجمان" الباب ١١، صـ٢١٤.

الٰہی سے اس قدر روتے، کہ ہمسائے آپ پر ترس کھاتے! جس جگہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وفات پائی، اس مقام پر آپ نے سات ہزار بار قرآن پاک ختم فرمایا[1]۔

رمضان المبارک میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے شب وروز تلاوتِ قرآن پاک میں گزرتے، سیّدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "امام صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ رمضان المبارک سے یومِ عید تک، باسٹھ قرآنِ پاک ختم فرمایا کرتے"[2]۔

اساتذہ وشُیوخ

حضرات گرامی قدر! سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی عمرِ عزیز کا ایک طویل حصہ، حُصولِ علمِ دِین میں گزارا، اس سلسلے میں آپ نے مختلف شہروں میں جاکر، جن جن اساتذہ وشُیوخ سے اکتسابِ فیض فرمایا، ان کی تعداد تقریبًا چار ہزار ہے، اس مختصر بیان میں سب کا اِحاطہ کرنا ممکن نہیں، البتہ چیدہ چیدہ اَسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱) سیّدنا امام محمد بن سِیرین، (۲) سیّدنا ابو جعفر محمد (باقر)، (۳) حضرت عطاء بن ابی رَباح، (۴) حضرت عَمرو بن دِینار، (۵) حضرت نافع مَولیٰ عبد اللہ بن عمر، (۶) امام حمّاد بن ابو سلیمان، (۷) حضرت قاسم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود، (۸) حضرت سِماک بن حَرب، (۹) حضرت امام ابنِ شِہاب زُہری، (۱۰) سیّدنا محمد بن مُنکدِر، (۱۱) حضرت ہِشام بن عُروہ بن زُبیر، (۱۲) سیّدنا امام سلیمان اَعمش، (۱۳) حضرت مِسعَر بن کِدام رحمۃ اللہ علیہم[3]۔

---

(١) المرجع نفسه.

(٢) "الخيرات الحِسان" الفصل ١٤ في شدّة اجتهاده ...إلخ، صـ١١٨، ١١٩.

(٣) "عقود الجمان" الباب ٤، صـ٨٧-١١٢، ملتقطاً.

مشہور تلامذہ

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! سیّدنا اِمام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا حلقۂ درس بہت وسیع تھا، سینکڑوں علماء و محدّثین اور فقہائے کرام قدّس سرّہم نے علمی استفادہ کر کے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے شرفِ تَلمُّذ پایا، آپ کے چند مشہور تلامذہ (شاگردوں) کے اسمائے گرامی حسبِ ذَیل ہیں: (۱) امام قاضی ابو یوسف، (۲) امام محمد بن حسن شَیبانی، (۳) امام زُفر بن ہذیل، (۴) امام داؤد طائی، (۵) امام حمّاد بن ابی حنیفہ، (۶) سیِّدنا عبد اللہ بن مبارک، (۷) امام یحیی بن زکریا کُوفی، (۸) امام وکیع بن جراح، (۹) امام یحیی بن سعید قطّان رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم[1]۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ملاقات اور روایت کا شرف

حضراتِ گرامی قدر! سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مشہور اور اکابر تابعین میں سے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو متعدّد صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ملاقات اور سماعت وروایتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے تابعی ہونے پر جُمہور محدّثین کا اتفاق ہے، لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تابعیت اور فضیلت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو جن صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی زیارت، اور اُن سے سماعت وروایتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا، اُن میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱) سیّدنا اَنَس بن مالک، (۲) سیّدنا عبد اللہ بن اُنَیس، (۳) سیّدنا عبد اللہ بن حارِث بن جَزءِ زَبِیدی، (۴) سیّدنا عبد اللہ بن ابی اَوفی، (۵) سیّدنا واثلہ بن اَسقَع، (۶) اور سیّدہ عائشہ بنت عَجرَد رضی اللہ تعالٰی عنہم[2]۔

---

(۱) المرجع نفسه، الباب ٥، صـ١١٥-١٦٠، ملتقطاً.

(۲) "مناقب أبي حنيفة" للمُوفَّق بن أحمد المكّي، الباب ٣، الجزء ١، صـ٢٧-٣٢، ملتقطاً.

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمِ حدیث میں مہارت

میرے محترم بھائیو! سراج الاُمّہ، کاشف الغُمّہ، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صرف علمِ فقہ ہی میں امامِ اعظم نہیں، بلکہ علمِ حدیث میں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امامِ اعظم ہیں، جَرح وتعدیل اور قواعدِ حدیث میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا، حضرت حَسَن بن صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی، علمِ حدیث میں مہارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیث کے ناسخ و منسوخ سے متعلق بڑی تحقیق، جستجو اور جدو جہد فرمایا کرتے، اُس حدیث پر عمل فرماتے جو صحیح ہو، اس کا منسوخ ہونا ثابت نہ ہو، اور وہ صحیح سند سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مَروی ہو، یہاں تک کہ صحابۂ کرام کی روایات کو بھی نہایت صحت اور سند سے قبول فرماتے، آپ کو نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال شریف کے قریبی زمانہ کی، احادیث ورِوایات کا بڑا علم تھا"[۱]۔

علمِ حدیث میں امام ابو حنیفہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہما کا مُوازنہ

برادرانِ اسلام! بعض لوگ عدمِ واقفیت کی بناء پر، سیّدنا امام ابو حنیفہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہما کے مابین باہم مُوازنہ کرتے ہیں، اور یہ کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علمِ فقہ کے اگرچہ بہت بڑے امام ہیں، مگر علمِ حدیث میں انہیں امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی مہارت اور روایات حاصل نہیں۔

ہم اپنے احباب سے مختصر لفظوں میں، صرف اتنا کہنا چاہیں گے، کہ اس میدان میں امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے امام بُخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا مُوازنہ کرنا، علمی اعتبار سے نا انصافی ہے؛ کیونکہ امام بخاری کا علمِ حدیث کے اعتبار سے، امام ابو حنیفہ کا ہم پلّہ ہونا تو بہت دُور کی بات ہے، سرے سے اُن کے مابین کوئی مقابلہ ومُوازنہ ہی نہیں!۔

---

(۱) المرجع نفسه، الباب ٥، الجزء ١، صـ٨٠.

اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک جو احادیث پہنچیں اُن میں سے بعض وہ ہیں، جو آپ نے براہِ راست صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیں، جبکہ بعض روایات دو واسطوں (یعنی صحابی و تابعی) سے مَروی ہیں، دو واسطوں سے روایت کردہ حدیث کو "حدیثِ ثُنائی" کہا جاتا ہے، جو کہ اپنی سند کے اعتبار سے احادیث کی اعلی ترین قسموں شمار کی جاتی ہے، جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسا عظیم اور معتبر محدِّث، علمِ حدیث میں اتنی خدمات انجام دینے، اور ہزاروں احادیث روایت کرنے کے باوُجود، اس عظیم شرف کو حاصل نہیں کر پایا!۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ سیّدنا امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تابعین میں سے ہیں، براہِ راست صحابہ کے شاگرد ہیں، آپ نے براہِ راست صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اَحادیث سماعت فرمائیں اور روایت کیں، جبکہ امام بُخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جن شُیوخ سے علمِ حدیث حاصل کیا، اُن میں سے بعض امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بالواسطہ شاگرد ہیں، مثال کے طَور پر امام بخاری کے شُیوخ میں ایک بڑا نام سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے، وہ سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد ہیں، اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام محمد بن حسَن شیبانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد ہیں، جبکہ امام محمد کو قاضی امام ابو یوسُف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے شرفِ تلمُذ حاصل ہے، اور سیّدنا قاضِی امام ابو یوسُف کا شمار سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کے اجّل تلامذۂ مجتہدین میں ہوتا ہے، اس اعتبار سے امام بخاری رحمۃ اللہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پڑپوتے شاگردوں کے بھی پوتے شاگرد قرار پاتے ہیں، لٰہذا کہاں دادا اُستاد اور کہاں پڑپوتا شاگرد! تو پھر آپ خود ہی فیصلہ کر لیجیے کہ اِمام بخاری کا مُوازنہ سیّدنا امام ابو حنیفہ سے کرنا، کیا انصاف کے تقاضوں اور معیار کے مُطابق ہے؟!

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ علمِ حدیث کے بھی امامِ اعظم ہیں

عزیزانِ محترم! "صحیح بخاری شریف" سمیت دیگر کتبِ صحاح ستّہ میں، ایک بھی حدیثِ پاک ایسی نہیں، جو صرف دو واسطوں سے مَروی ہو، جبکہ "بخاری شریف" میں تین واسطوں سے مَروی روایات کی کُل تعداد بائیس ہے، جن میں سے روایات ایسی ہیں، جنہیں امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے شاگردوں سے روایت کیا ہے۔

تین واسطوں سے روایت کردہ "صحیح بخاری" کی ان اَحادیث کو، محدثین کی اِصطلاح میں "ثُلاثیاتِ بخاری" کہا جاتا ہے، امام بخاری نے یہ ۲۲ ثُلاثیات پانچ راویوں سے روایت کی ہیں، اُن کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں: (۱) مکّی بن ابراہیم، (۲) خلاد بن یحیی، (۳) محمد بن عبد اللہ انصاری، (۴) ابو عاصم ضحّاک بن مخلد نبیل، (۵) عصام بن خالد رحمۃ اللہ علیہم[۱]۔ یہ پانچوں راوی امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی اَسانیدِ عالیہ ثُلاثیات کے شُیوخ ہیں، جبکہ ان میں سے پہلے چاروں راوی، سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے شاگرد ہیں، اگر امام اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے شاگردوں کی ثُلاثیات (تین واسطوں سے روایت کردہ احادیث) کو ایک طرف کر دیا جائے، تو ثُلاثیات کے اعتبار سے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا امتیاز وافتخار کیسے باقی رہے گا؟!

لہٰذا یہ اَمر مُسلّم ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ علمِ فقہ کے ساتھ ساتھ، علمِ حدیث کے بھی امامِ اعظم ہیں، اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا اُن سے مُوازنہ کسی صورت ممکن ہی نہیں!۔

---

(۱) "نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری، امام بخاری کے مشائخ کے اسماء، ۱/ ۷۶، ۷۷۔

علمِ حدیث میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مقام اور محدثین کی رائے

حضراتِ ذی وقار! اپنے وقت کے مشہور اور نامور محدثینِ کرام قدس سرہم نے، علمِ حدیث میں امامِ اعظم کے فضل وکمال کا بہت شاندار الفاظ میں اعتراف کیا ہے:

(۱) مشہور محدِّث امام مِسعَر بن کِدام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ساتھ حدیث کی تحصیل کی، وہ ہم سب پر غالب رہے"[۱]۔

(۲) مشہور محدِّث سیّدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "اگر مجھے امام ابو حنیفہ اور حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہما سے، ملاقات کا شرف حاصل نہ ہوا ہوتا، تو میں بدعتی ہو جاتا!"[۲]۔

(۳) مشہور محدِّث سیّدنا سفیان بن عُیینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "مجھے محدِّث بنانے والا، سب سے پہلا شخص امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہے"[۳]۔

(۴) استاذ المحدِّثین سیّدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حدیثِ صحیح کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں"[۴]۔

(۵) مشہور محدِّث حضرت حافظ محمد بن میمون رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "امام صاحب کے زمانہ میں، اُن سے بڑھ کر نہ کوئی عالِم تھا، نہ کوئی پرہیزگار، نہ زاہد وعارِف، اور نہ کوئی فقیہ تھا۔ اللہ کی قسم! مجھے ایک لاکھ دینار اس قدر نہیں بھاتے، جس قدر میں ان سے حدیث شریف سن کر خوش ہوتا ہوں"[۵]۔

---

(۱) "مناقب الإمام أبي حنيفة وصاحبَيه" للذَهَبي، صـ٤٣.
(۲) المرجع نفسه، صـ٣٠.
(۳) "الإرشاد في معرفة علماء الحديث" الرُّواة عنه ...إلخ، ر: ٨٠، ١/ ٣٦٩.
(٤) "الخيرات الحِسان" الفصل ٩، صـ٩٠.
(٥) المرجع نفسه، الفصل ١٣، صـ١١٤.

(۶) مشہور محدِّث امام یحیی بن نصر بن حاجب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، کہ "مجھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا، کہ میرے پاس احادیثِ نبویہ کے مجموعوں کے صندوق بھرے ہوئے ہیں، ان میں سے چند صندوق ایسے ہیں، جن کی روشنی میں مجھے علمِ فقہ کی ترتیب وتحصیل میں مدد ملی"[۱]۔

(۷) مشہور محدِّث امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چار ہزار احادیث روایت فرماتے تھے، دو ہزار احادیث اپنے استادِ مکرّم شیخ حمّاد بن سلیمان سے حاصل لیں، اور دو ہزار دیگر مشایخِ حدیث سے لیں"[۲]۔

(۸) سیّدنا عبید اللہ بن عَمرو رَقّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "ایک بار ہم سیّدنا امام اَعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر تھے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ان کے ساتھ تشریف فرما تھے، کسی نے امام اَعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا، تو امام اَعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے نعمان آپ اس مسئلہ کا جواب دیجیے! امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً اس مسئلہ کا جواب دے دیا، امام اَعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا، کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا جواب کہاں سے اَخذ کیا؟ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ "اُس حدیث شریف سے جو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہم پر بیان فرمائی تھی" اور پھر وہ حدیث شریف بھی سنا دی، یہ سن کر امام اَعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ " تم (فقہاء حضرات) طبیب (doctor) ہو، اور (ہم) محدِّث لوگ صرف عطّار (pharmacist) ہیں"[۳]، یعنی احادیث تو ہم محدثین کے پاس ہیں، مگر ان کا طریقۂ استعمال تم مجتہد لوگ خوب جانتے ہو!۔

---

(۱) "مناقب أبي حنيفة" الباب ٦، صـ٨٥.

(۲) المرجع نفسه.

(۳) "مناقب الإمام أبي حنيفة وصاحبيه" صـ٣٤، ٣٥.

مسائل کا اِستنباط واِستخراج اور فقہ حنفی کی تدوین

عزیزانِ مَن! امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ احادیثِ نبوی سے مسائل کے اِستنباط واِستخراج میں بڑی مہارت رکھتے تھے، فہمِ احادیث اور ان سے شرعی مسائل اَخذ کرنے میں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص بصیرت عطا فرمائی تھی۔ استاذ المحدثین حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے بڑھ کر، کسی کو حدیث کی گہرائی سمجھنے، اور اُس سے فقہی جزئیات اَخذ کرنے والا نہیں دیکھا! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ صحیح حدیث کی مجھ سے زیادہ بصیرت رکھتے تھے"(1)۔

امام مُوفّق بن احمد مکّی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "یقیناً ابو حنیفہ وہ پہلے شخص ہیں، جنہوں نے علمِ فقہ کی تدوین فرمائی، اور اس کو ابواب پر مرتَّب فرمایا، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر کوئی سبقت نہ کر سکا؛ کیونکہ حضراتِ صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالٰی عنہم کا اعتماد اپنی قوّتِ حافظہ پر تھا، ان کے دل ودماغ علوم کے صندوق تھے، جب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دیکھا کہ علمِ شریعت اَطراف واَکنافِ عالَم میں پھیل گیا ہے، اور علماء اس دنیا سے رِحلت فرما رہے ہیں، تو آپ کو اس علم کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہوا، اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ خطرہ محسوس کیا، کہ اگر یہی صورتحال رہی، اور کوئی کام نہ ہوا، تو بعد میں آنے والے لوگ اپنی مرضی کی شریعت بناتے رہیں گے، لہٰذا اس اَمر کے پیشِ نظر حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے، شریعت کو اَبواب وکتب میں مرتَّب ومُنضَبِط فرمایا۔ ابتداء طہارت کے مسائل سے کی، پھر نماز، روزہ اور دیگر عبادات ومُعاملات سے متعلق مسائل بیان کیے، پھر اس ترتیب کا اختتام مسائلِ وراثت پر کیا؛ کیونکہ وراثت کے مُعاملات انسانی زندگی کے آخری حصے سے تعلق رکھتے ہیں، سیّدنا امام ابو حنیفہ

---

(1) "محاضرات في تاريخ الفقه الإسلامي" لأبي يوسف موسى، ص-٦٦.

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی یہ ترتیب کتنی شاندار ہے! یہ کام وہی کر سکتا ہے جسے شریعت کے تمام عُلوم وفُنون پر ماہرانہ دسترس ہو"[1]۔

یقیناً امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے احادیثِ نبوی کے ذریعے، شرعی مسائل کا اِستنباط، اِستخراج اور تدوِین فرماکر، امّتِ مسلمہ پر ایک ایسا احسانِ عظیم فرمایا، کہ اُمّتِ مسلمہ تاقیامت آپ کی احسان مند رہے گی!۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا فقہی مقام اور علمائے امّت کے اقوال

حضراتِ ذی وقار! فقہِ اسلامی میں سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مقام اس قدر بلند ہے، کہ کم وبیش ساڑھے تیرہ سو سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوُجود، کروڑوں مسلمان آج بھی فقہِ حنفی پر عمل پیرا ہیں، اور کیوں نہ ہوں؟ کہ (۱) سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے امّت کی فقہی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "فقہِ اسلامی میں سب لوگ، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے عیال (اَولاد اور شاگرد) ہیں"[2]۔

(۲) حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے پوچھا گیا، کہ امام مالک زیادہ بڑے فقیہ ہیں، یا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ "امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ"[3]۔

(۳) حضرت مکّی بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "سیّدنا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے مُعاصرین (ہم زمانہ) میں سب سے زیادہ صاحبِ علم تھے"[4]۔

---

(۱) "مناقب أبي حنيفة" الباب ٢٦، صـ٣٩٣، ٣٩٤.

(٢)"مناقب الإمام أبي حنيفة وصاحبيه" للذهبي، صـ٣٠.

(٣) المرجع نفسه، صـ٣٢.

(٤) المرجع السابق.

(۴) سیّدنا محمد بن سعد کاتب، حضرت خُرَیبی رحمۃ اللہ علیہما کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ "(امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی فقہی خدمات کے پیشِ نظر) مسلمانوں پر واجب ہے، کہ اپنی نمازوں میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے لیے اللہ تعالی کے حضور دعا کیا کریں"(۱)۔

(۵) سیّدنا عیسی بن یونس رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے کسی کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے افضل اور زیادہ فقیہ نہیں پایا"(۲)۔

(٦) سیّدنا وکیع رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے بڑھ کر فقیہ، اور اچھی طرح نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا"(۳)۔

(۷) سیّدنا ابو عاصم رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "خدا کی قسم! امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ میرے نزدیک، ابن جُرَیج سے بڑے فقیہ ہیں، میری آنکھوں نے فقہ پر امام صاحب سے زیادہ قدرت رکھنے والا شخص نہیں دیکھا"(۴)۔

چیف جسٹس کے عہدے کی پیش کش

عزیزانِ محترم! سیّدنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ علم وفضل میں یگانۂ روزگار تھے، آپ کی فہم وفراست، قرآن وحدیث پر گہری نظر، اور علمی وفقہی قابلیت کا ایک جہاں قائل ومعترِف ہے، حاکمِ وقت ابو جعفر منصور نے جب آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو مقدّمات میں مَن مانے فیصلوں کے لیے، اپنے حکم کے تابع کرنے کی کوشش کی، اور آپ کو کوفہ سے بغداد

---

(١) المرجع السابق.
(٢) "الخيرات الحِسان" الفصل ١٣ في ثناء الأئمّة عليه، صـ١١٠.
(٣) المرجع نفسه، صـ١١١.
(٤) المرجع السابق، صـ١١٤.

شریف بلاکر قاضِی القُضاۃ (Chief Justice) کا عہدہ پیش کیا، تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے زُہد و تقویٰ اور خشیتِ الٰہی کے باعث اسے قبول کرنے سے معذرت فرمائی، حاکمِ وقت کو یہ بات پسند نہیں آئی، اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے انکار کو اپنی اَنا کا مسئلہ بناتے ہوئے آپ کو قید کر لیا، اور جبراً یہ عُہدہ قبول کروانے کی کوشش کی، پَیہم اِصرار کے باوُجود امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے انکار کیا، آپ پر مَصائب وآلام کے پہاڑ توڑے گئے، پُشت پر کوڑے مارے گئے، ان تمام اَذیتوں اور تکالیف کے باوُجود، جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نہ مانے، عبّاسی حکمران ابو جعفر منصور نے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو زہر دے کر شہید کر دیا[1]۔

شہادت کا سبب

حضرت یحییٰ بن نضر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سیِّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شہادت کا سبب بیان فرماتے ہیں کہ "کوڑوں کی سزا کے باوُجود امام ابو حنیفہ ثابت قدم رہے، مگر آخری دنوں میں آپ کو زہر دیا گیا، جس سے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شہادت واقع ہوگئی"[2]۔

نمازِ جنازہ میں جمِ غفیر کی شرکت

برادرانِ اسلام! امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شہادت ووفات کی خبر سن کر، پورے بغداد شریف میں کُہرام مچ گیا، ہر طرف رنج وغم کے بادل چھا گئے، نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے لوگوں کا جمِ غفیر اُمڈ آیا، کثرتِ ہجوم کے باعث چھ بار آپ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی، تقریبًا پچاس ہزار اَفراد نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی، حسبِ وصیت بغداد شریف کے وقف شدہ خیزران قبرستان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی[3]۔

---

(١) "عقود الجمان" الباب ٢٤، صـ٣٢٤، ملخّصاً.
(٢) المرجع نفسه، صـ٣٢٥.
(٣) المرجع السابق، صـ٣٢٦، ٣٢٧، ملخّصاً.

سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ وصیت اس لیے فرمائی، کہ خلیفۂ وقت کے محلّات کے اِرد گرد لوگوں کی غصب شدہ زمین تھی، جسے حاکمِ وقت نے بزورِ طاقت اپنے قبضے میں کر رکھا تھا، لہٰذا سیّدنا امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ گوارا نہ فرمایا، کہ ان کی تدفین کسی مظلوم کی غصب شدہ زمین میں ہو، جب عباسی حکمران ابو جعفر منصور کو امام ابو حنیفہ کی اس وصیت کا علم ہوا، تو اس نے کہا: "اے ابو حنیفہ اللہ تم پر رحم فرمائے! تم نے زندگی میں بھی مجھے شکست دی، اور مَوت کے بعد بھی مجھے شرمندہ کیا!"[1]۔

وصال شریف

میرے محترم بھائیو! سیّدنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا انتقال سن ۱۵۰ ہجری، ماہِ رجب المرجب[2] میں ہوا، اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی عمر مبارک ۷۰ برس تھی[3]۔ آپ کا مزار شریف بغداد میں آج بھی مَرجعِ خلائق، اور حُصولِ خیر وبرکت کا ذریعہ ہے۔ سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزار پُرانوار سے حاصل

---

(۱) "مناقب أبي حنيفة" صـ٤٣٧.

(۲) سیّدنا امامِ اعظم رحمہ اللہ تعالٰی کا وصال شریف کس ماہ میں ہوا، اس بارے میں امام ذہبی رحمہ اللہ تعالٰی نے "تاريخ الإسلام" میں چند مختلف اقوال ذکر کیے ہیں، قاضی امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالٰی کے قول کے مطابق امام ابو حنیفہ کا وصال نصف (پندرہ) شوال المکرم کو ہوا، جبکہ واقدی، ابو حسّان زِیادی، اور یعقوب بن شَیْبہ کے مطابق حضرت امام کا وصال رجب المرجّب میں ہوا، اسی طرح قائل کے نام کے بغیر ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت امامِ اعظم رحمہ اللہ تعالٰی کا وصال شریف شعبان المعظم میں ہوا۔["تاريخ الإسلام" للذهبي، ٤٤٥- النعمان بن ثابت بن زَوْطِيّ، ٣/ ٩٩٠، ملخصاً]

(۳) "عقود الجمان" الباب ٢٤، صـ٣٢٦.

ہونے والی برکتوں کا ذکر فرماتے ہیں کہ "میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے برکت حاصل کرتا ہوں، مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے، تو دو ۲ رکعت پڑھ کر حضرت کی قبرِ مبارک کے پاس آکر، اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں، تو (ان کی برکت اور وسیلہ سے) میری حاجت جلد پوری ہوجاتی ہے"[1]۔

دعا

اے اللہ! ہمارے پیارے امام سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزار پُرانوار پر اپنی کروڑہا کروڑ رحمتوں کا نُزول فرما، انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرما، ہمیں ان کے نقشِ قدم کی پیرَوی کی توفیق مَرحمت فرما، علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ عنایت فرما، امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سمیت تمام بزرگانِ دین کی سیرتِ طیّبہ کا مُطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرما، اُن سے محبت وعقیدت رکھنے، اور اُن کے مقام ومرتبہ کو سمجھنے کی توفیق عنایت فرما، اُن سے بغض وکینہ رکھنے والوں کے عقائد وایمان کی اِصلاح فرما، دنیا بھر میں بسنے والے کروڑہا کروڑ مسلمانوں کے اِیمان کی حفاظت فرما، بدمذہبوں، گمراہوں اور مُلحدین کی صحبت سے بچا۔

اے اللہ! امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، آمین یارب العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

---

(۱) المرجع نفسه، صـ٣٢٩.